



سوال

(474) تلبیہ کے مسنون الفاظ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبیہ کے کون سے صحیح الفاظ ثابت ہیں؟ عمرہ و حج میں تلبیہ کب ختم کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

«بَيْتِكَ اللَّهُمَّ بَيْتِكَ لِشْرِيكَ لَكَ بَيْتِكَ إِنَّ النُّجُودَ وَالنَّغْمَةَ لَكَ وَالْمَلَائِكَةَ لِشْرِيكَ لَكَ» (صحیح البخاری، الحج، باب التلبیة، ح: ۱۵۳۹، و صحیح مسلم، الحج، باب التلبیة وصفینا، ح: ۱۱۸۳)

”میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور سارا ملک بھی تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔“

امام نسائی رحمہ اللہ نے مزید یہ الفاظ بھی بیان فرمائے ہیں:

«بَيْتِكَ اللَّهُمَّ نَحْوَهُ» (سنن النسائي، المناسك، باب كيف التلبیة، ح: ۲۷۵۳)

”اے معبود حقیقی! میں حاضر ہوں۔“

اس روایت کی سند حسن ہے۔ عمرہ کرنے والا اس وقت تلبیہ بند کر دے جب وہ طواف شروع کرے اور حج کرنے والا اس وقت تلبیہ بند کرے، جب وہ عید کے دن حجرہ عقبہ کو کھنکریاں مارے کیونکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مرفوع حدیث کو روایت کیا ہے:

«أَنَّكَ كَانَ يُسَكُّ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجْرَةَ» (سنن ابی داؤد، المناسك، باب متى يقطع المعتمر التلبیة، ح: ۱۸۱۷، و جامع الترمذی، الحج، باب ما جاء متى تقطع التلبیة فی العمره، ح: ۹۱۹)



”آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے میں تلبیہ سے اس وقت رک جاتے تھے جب حجر اسود کو بوسہ دیتے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے لیکن اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ہے جسے اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفہ سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی سواری پر سوار تھے اور پھر مزدلفہ سے مئی تک آپ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، ان دونوں نے روایت کی ہے :

«لَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى حَجْرَةَ الْعَقْبِيَّةِ» (صحیح البخاری، الحج، باب الركوب والارتداد فی الحج، ح: ۱۵۳۳)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔“

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عمرہ میں تلبیہ حرم میں پہنچنے کے بعد بند کر دینا چاہیے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیت اللہ کے پاس پہنچ کر یا بیت اللہ کو دیکھ کر تلبیہ بند کر دینا چاہیے۔ بلیک کے معنی اطاعت، بجالانا اور دعوت قبول کرنا ہیں یہ لفظ اگرچہ تنبیہ کا ہے لیکن کثرت کے معنی میں ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 420

محدث فتویٰ